خانوادۂ ولی اللّٰہی کی زیریں شاخیں اور ان کے نسبی سلسلے

مولانا نورالحسن راشد کاندھلوی

حضرت شاہ ولی اللہ (احمد بن عبدالرحیم) محدث دہلوی، ولادت ١١١٤ھ/١٧٠٣ء وفات ١١٧٦ھ/١٧٦٢ء کے اجداد اور خاندانی بزرگوں کے متعلق خود حضرت شاہ صاحب کی تالیفات میں کافی معلومات اور مستند مواد مل جاتا ہے اور بعض تذکرہ نگاروں نے بھی اس سمت میں مفید پیش رفت کی ہے مگر حضرت موصوف کے صاحبزادگان کی اولاد، اور ان کے بعد کے سلسلوں سے ناواقفیت عام ہے جس کی وجہ سے مؤرخین اور تذکرہ نگاروں کو بڑی دقتیں پیش آتی تھیں اور سخت مغالطے ہوتے تھے۔

پچھلے دنوں حضرت شاہ ولی اللہ کی جائے پیدائش اور آبائی وطن پھلت (ضلع مظفر نگر یو۔پی) میں ایک قلمی یادداشت راقم سطور کی نظر سے گزری[1] جس میں حضرت شاہ ولی اللہ کے ننھیالی خاندان اور مولانا شاہ عبدالحی بڈھانوی کے خاندان کی شاخوں کا ذکر تھا، اس تحریر سے پہلی بار دونوں خاندانوں کے قریبی رشتوں، باہمی تعلقات اور زیریں سلسلوں کا علم ہوتا ہے۔

[1] جن کرم فرما کی عنایت سے یہ تحریر ملی ان کا شکریہ واجب ہے، افسوس ہے ا
ان کا نام ذہن سے اتر گیا ہے۔

بعض ایسی نادر معلومات حاصل ہوتی ہیں جن کا کہیں اور سراغ نہیں ملتا۔

راقم سطور کو اس یادداشت کی دو نقلوں سے استفادہ کا موقع ملا۔ ہر چند کہ دونوں نسخے زیادہ پرانے نہیں تھے مگر دونوں کی عبارتوں میں کوئی اختلاف نہیں تھا جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس تحریر کو بہت احتیاط سے نقل کیا جاتا رہا ہے۔

یہ تحریر مولانا شاہ عبدالقیوم بڈھانوی[1] کی فرمائش سے شیخ فرحت اللہ بن شیخ سلیم اللہ پھلتی نے رمضان ۱۲۸۳ھ فصلی مطابق ۱۲۹۳ھ/ستمبر، اکتوبر ۱۸۷۶ء میں مرتب کی، اور بعض اہل پھلت کی روایات کے مطابق خود مولانا عبدالقیوم نے اس کی اصلاح اور نظر ثانی کی اور اس میں بعض ترمیمات بھی فرمائی ہیں، مگر اس تصحیح کے بعد بھی اس یادداشت کی بعض اطلاعات درست

---

[1] مولانا مفتی عبدالقیوم بن مولانا شاہ عبدالحیؒ خلف مولانا ہبۃ اللہ صدیقی بڈھانوی، ۱۹ صفر ۱۲۳۱ھ ۲۱ جنوری ۱۸۱۶ء میں ولادت ہوئی، طفولیت میں حضرت سید احمد شہید سے بیعت ہوئے اور والد ماجد کی معیت میں سید صاحب کے قافلہ کے ساتھ رہے، مولانا عبدالحیؒ کی وفات شعبان ۱۲۴۳ھ/فروری ۱۸۲۸ء کے بعد وطن واپس بھیج دیئے گئے تھے۔

صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں مولانا نصیر الدین دہلوی سے پڑھیں، دوسری کتابوں کا درس مولانا نصیر الدین لکھنوی، اور خواجہ نصیر الدین حسینی، اور شاہ محمد یعقوب سے لیا، حدیث و فقہ حضرت شاہ محمد اسحاق سے اخذ کی۔

بیگم سکندر جہاں والیٔ بھوپال کی ہدایت پر بھوپال میں مفتی مقرر ہوئے، وہیں مستقل قیام رہا، اخیر عمر میں بواسیر کے مرض میں مبتلا ہوئے اور اسی حال میں بھوپال سے بڈھانہ آگئے اور بڈھانہ میں ۱۲۹۰ھ میں وفات پائی۔ نزھۃ الخواطر، مولانا عبدالحیٔ حسنی ۷/۲۹۷ (حیدرآباد ۱۳۷۸ھ)

تین کتابیں مولانا عبدالقیوم کی علمی یادگار رہیں۔

۱۔ ترجمہ اردو جامع صغیر۔ مولانا نے اس ترجمہ کا مسودہ نواب محمد علی خاں (باقی صفحہ ۲۸ پر)

نہیں ہیں۔ ان فرد گذاشتوں کے باوجود یہ تحریر نہایت اہم اور قابل قدر دستاویز ہے۔
اس تحریر کے مطابق شجرہ مرتب کر کے آخر میں شامل کر دیا ہے، اس سے یادداشت کے
سمجھنے میں مدد مل سکے گی۔

تاریخ ۱۹ رمضان المبارک ۱۲۰۳ فصلی کو جو کچھ وقائع و حالات زمانہ سلف بزرگان
پھلت و شاہ صاحب شاہ عبدالعزیز قدس سرہٗ کا ہے وہ وقائع بموجب فرمانے مولانا
مولانا عبدالقیوم کے تحریر کیا جاتا ہے، یہ سب درست راست ہے، کاتب الحالات فرحت ا
بن شیخ سلیم اللہ ساکن پھلت۔

اول مسمی شمس الدین فاروقی ملک یمن سے تشریف لاکر رہتک میں مقیم ہوئے اور عہد
افتتاح ؟ ان کو اور ان کی اولاد کو قریب چار سو برس کے حوالہ رہا، ان کی اولاد میں ایک مسمی ش
وجیہہ الدین شہر شاہجہاں آباد میں آکر بزمانہ عالمگیر یعنی اورنگ زیب مقیم ہوئے، اور اتفاقات زما
سے ان کا نکاح بیٹی شیخ رفیع الدین کہ وہ پوتے شیخ عبدالعزیز شکر بار کے تھے ہوا، ان سے بیٹ

(بقیہ ص۲۷) والیٔ ٹونک کو چھپوانے کے لیے بھیجا تھا۔ نواب صاحب نے اس ترجمہ پر نظر ثانی اور احادیث
شرح کرانے کا ارادہ کیا، اور یہ کام مولوی حنیف آروی اور مولوی علی اکرم آروی کے سپرد ہوا، ا
میں مولوی عبدالرحمن ٹونکی اس کے ذمہ دار قرار پائے اور یہ کام پانچ جلدوں میں مکمل ہوا، مولانا عبدا
کے ترجمہ کا مسودہ، اور اس شرح کا قلمی نسخہ ادارۂ شرقیہ ٹونک میں محفوظ ہے۔ رجوع فرمائیے "دقعہ
ٹونک کے کتب خانے اور ان کے نوادر" مرتبہ صاحبزادہ شوکت علی خاں، ص۲۹ (ٹونک ۱۹۸۰ء)
۲۔ رسالہ مسائل حج چھوٹے سائز کے تقریباً چالیس صفحات پر مشتمل ہے، مؤلف کا نسخہ بھوپال
راقم سطور کی نظر سے گذرا ہے۔ ۳۔ چہل حدیث: ترجمہ اربعین ملا علی قاری ۱۲۷۷ھ
شائع ہوئی۔ مطبوعہ نسخہ آصفیہ لائبریری حیدرآباد میں محفوظ ہے۔ قاموس الکتب، مرتبہ انجمن تر
اردو، ص۱۶۶ کراچی ۱۹۶۱ء)

عبدالرحیم، شیخ، شیخ ابوالرضا محمد وعبدالحکیم پیدا ہوئے۔ شیخ عبدالحکیم لاولد مرگئے۔

شیخ ابوالرضا محمد کی اولاد، میاں رضا حسین کہ بڑے داماد مفیض اللہ کے تھے، چنانچہ اس مسماۃ کا نام نعمت تھا۔ شیخ رضا حسین بعد عقد بمقام لاہور انتقال کر گئے، اور کچھ نام و نشان باقی نہیں رہا۔ قبر شیخ رضا محمد و شیخ عبدالحکیم صاحبان کی مکان مشہور نو محلہ میں ہے، اور پہاڑی دہلی متصل موضع خیبر پور کے ہے، اور مولوی معین الدین والد مولوی نوراللہ کی بھی قبر اسی جگہ ہے۔

جناب شاہ عبدالرحیم صاحب کی اول شادی خاندان مادری میں ہوئی، مگر ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی[۱] دوسری شادی باون برس کی عمر میں فخرالنساء بنت حضرت شیخ محمد، جد شاہ محمد عاشق صاحب پھلتی سے ہوئی، ان سے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک شاہ ولی اللہ صاحب، دوسرے شاہ اہل اللہ صاحب۔

شاہ اہل اللہ صاحب کے بیٹے شاہ مقرب اللہ، جن کا لقب میاں مُھکوجی تھا، اور ان کے بیٹے مولوی معظم عرف مولوی محمدی صاحب کہ جن کی شادی مسماۃ فاطمہ بنت شیخ محمد فائق صاحب بن شاہ محمد عاشق صاحب سے ہوئی تھی، ان سے ایک پسر محمد مکرم، دوسرے محمد محتشم، اور ایک دختر مسماۃ امت العزیز عرف بی جان تھا، چنانچہ محمد مکرم و مسماۃ بی جان لاولد مرگئیں، اور محمد محتشم کا نکاح مسماۃ امت الغفور بنت مولانا محمد اسحاق (سے) ہوا۔ ان سے مولوی عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ (انھوں نے) مکہ میں بود و باش اختیار کرلی تھی۔

---

[۱] فاضل مرتب کو اس اطلاع میں سہو ہوا، حضرت شاہ عبدالرحیم کے ایک صاحبزادے صلاح الدین پہلی اہلیہ محترمہ سے تھے، حضرت شاہ ولی اللہ نے انفاس العارفین ص۱۴۳ (مجتبائی دہلی، ۱۳۲۵ھ) اور الجزء اللطیف فی ترجمۃ العبد الضعیف میں بھی اس کا ذکر فرمایا ہے، ارشاد فرماتے ہیں۔

"بعد ازاں عنقریب والدہ برادر کلاں ایں فقیر شیخ صلاح الدین قضا کردند" (انفاس العارفین ص۲۰۲)

شاہ ولی اللہ کی اول شادی قصبہ پھلت خاندان مادری میں مساۃ امت الرحیم سے ہوئی۔ ان سے مولوی محمد پیدا ہوئے، مولوی محمد کا نکاح مساۃ صبیحہ دختر مولوی نوراللہ صاحب سے ہوا تھا، ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی لاولد مر گئے، اور قبر ان کی قصبہ بڈھانہ مسجد کلاں میں ہے۔ تاریخ وفات دخل الجنۃ ہے۔

اور دوسری شادی شاہ ولی اللہ صاحب کی بمقام سنپت (سونی پت) مساۃ بی بی ارادت از نسل سادات حسینی سے ہوئی، ان سے شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ عرف سیتا ۲۵ رمضان المبارک شب جمعہ کہ وہ رات نور کی تھی، اس میں ظہور فرمایا، یعنی پیدا ہوئے، اور یہ عادت مبارک تھی کہ اسی شب تاریخ مولود میں ختم قرآن شریف فرمایا کرتے تھے اور شیرینی تقسیم کرتے تھے یعنی ریوڑی۔ دوسرے بیٹے مولانا عبدالوہاب مشہور بہ شاہ رفیع الدین صاحب، اور تیسرے بیٹے مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، اور چوتھے شاہ عبدالغنی، بعمر ہشتادسال انتقال فرمایا[1]۔ اور دو دختر اور ایک پسر چھوڑا، اور زوجہ مساۃ فضیلت بنت مولوی علاء الدین، اور مساۃ رقیہ دختر کلاں لاولد ہوئیں، اور مساۃ خورد مولوی محمد موسیٰ پسر مولانا رفیع الدین سے منکوحہ ہوئی تھیں، اور مولوی اسمٰعیل کہ وہ بیٹے چھوٹے تھے، انھوں نے ایک بیٹا مولوی محمد عمر چھوڑا، ان کا نکاح مساۃ فاطمہ بنت مولانا مولوی عبدالحی سے ہوا تھا، لاولد مر گئے۔ اور مساۃ کلثوم نے دو دختر چھوڑیں، مساۃ امت الرحمن اور مساۃ امت الغفار، اور مساۃ امت الغفار کے ایک دختر ہوئی جن کا نکاح مولوی محمد یوسف بن مولوی عبدالقیوم سے ہوا تھا، وہ انتقال کر گئیں، اور مساۃ امت الرحمٰن بمقام شاہجہاں آباد بیوہ موجود ہیں، ان کی ایک دختر مساۃ میمونہ، اور ایک لڑکا مسمیٰ سعید موجود ہے۔

---

[1] یہ اطلاع بھی صحیح نہیں ہے، اگرچہ حضرت شاہ عبدالغنی کے متعلق کوئی واضح اطلاع نہیں ملتی مگر کم از کم یہ بات یقینی ہے کہ شاہ عبدالغنی جوانی ہی میں انتقال فرما گئے تھے۔ (ن۔ ر)

شاہ عبدالقادر صاحب نے ایک دختر مسماۃ زینب چھوڑی، اور مسماۃ زینب نے ایک ناسمجھ نواسہ مسمیٰ مولوی محمد عمر، اور نام والدہ ان کی کا مسماۃ جمیلہ تھا، اور بیٹی محمد مصطفیٰ بن مولوی رفیع الدین صاحب کی تھیں۔

شاہ رفیع الدین صاحب کی شادی تین ہوئیں، اول مسماۃ بی بی عارفہ دختر ماموں صاحب سے ہوئی، ان کی قوم سید، باشندہ سونی پت کے تھے، ان سے پنج پسر پیدا ہوئے، مولوی محمد عیسیٰ، مولوی مخصوص اللہ، مولوی محمد مصطفےٰ، محمد حسین، مولوی موسیٰ، ایک دختر مسماۃ امت اللہ۔

اور اہلیہ دوم سے سہ دختر (تین لڑکیاں) پیدا ہوئیں، دو دختر روبرو پدر خود فوت ہوگئیں، اور ایک دختر مسماۃ بی بی صفیہ باقی رہیں، وہ کعبہ شریف تشریف لے گئیں، اس سبب سے ان کی شادی نہیں ہوئی، وہیں فوت ہوئیں، اور لاولد گئیں۔

تیسری (اہلیہ) مسماۃ کلو، ان سے ایک پسر مولوی محمد حسن کہ جن کی شادی مسماۃ امت الرحمٰن دختر مسماۃ زوجہ عبداللہ دختر فضل اللہ ساکن پھلت سے ہوئی، اولاد دختری و پسری موجود ہے، ایک مسماۃ تقیہ، دوسری نقیہ، مسماۃ تقیہ لاولد گئیں، اور مسماۃ نقیہ کی اولاد عبدالرحمٰن و عبدالوہاب موجود ہیں۔ مولوی محمد عیسیٰ تو روبرو والدین مرگئے، شادی ان کی مسماۃ زینب النساء دختر حضرت شاہ عبدالعزیز سے ہوئی تھی، اور محمد حسین لاولد مرگئے، ان کی شادی مسماۃ رقیہ ہمشیرہ مولوی محمد اسماعیل سے اول ہوئی تھی۔ مولوی محمد مصطفےٰ کی شادی بی بی زینت بنت مولوی عبدالقادر سے ہوئی تھی، ان سے مولوی محمد یحییٰ صاحب پیدا ہوئے تھے، اور مسماۃ جمیلہ اپنے والدین کے روبرو مرگئیں۔

اور مولوی محمد موسیٰ کی دو شادی ہوئیں، اول شادی مسماۃ کلثوم ہمشیرہ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سے ہوئی، ان سے اولاد ایک مسماۃ فاضلہ باقی رہیں، مسماۃ کلثوم و مولانا محمد اسمٰعیل کی پیدائش موضع پھلت مکان مولوی علاء الدین سے ہوئی، وہ ان کے نانا ہوتے تھے، دوسری شادی مسماۃ امت السلام قوم سید ساکن سونی پت سے ہوئی، ان سے مسمیٰ عبدالسلام

پیدا ہوا جو موجود ہے۔

مولوی مخصوص اللہ کی شادی مسماۃ امت العزیز سے ہوئی کردہ ان کے ماموں کی دختر تھیں۔ ان سے دو دختر پیدا ہوئیں ایک بی بی نعمت' ان کی شادی ہوئی میاں رضا حسین سے جو اولاد شاہ ابو رضا محمد سے تھے' اور نعمت رو برو وحید الدین اولاد اپنے شوہر کے مرگئیں' اور دوسری مسماۃ امت اللہ ان کی شادی میاں عبدالقاسم سے ہوئی' اور وہ اولاد خاندان نواسگی مولوی مخصوص اللہ سے اور مسماۃ مذکورہ نے ایک نواسی مسماۃ محمودی چھوڑی' اور شاہجہان آباد میں موجود ہیں' مسماۃ امت اللہ ان کی شادی حافظ نجم الدین خاندان نواسگی شاہ رفیع الدین صاحب سے یعنی ساکن سونی پت (سے ہوئی) ان سے اولاد ہوئی۔ دو پسر یکے سید ناصر الدین' دوسرے سید نفیس الدین' ایک دختر مسماۃ شاکرہ چھوڑی۔ دو پسر معین الدین' نفیہ الدین' اور دختر یک نصیرو بی' ان کی شادی ہوئی حضرت مجدد کی اولاد میں' اور وہ بعد غدر مدینہ منورہ تشریف لے گئیں' وہاں ایک پسر نصیر احمد موجود ہے اور میاں نصیر الدین کی شادی مسماۃ امت الغفار بنت مسماۃ فاضلہ بنت مولوی محمد (موسیٰ؟) سے ہوئی اور نصیر الدین کی دوسری شادی ہوئی مسماۃ خدیجہ دختر کلاں حضرت مولوی اسحاق صاحب سے اور مولوی سید نصیر الدین متکفل ہوئے امر جہاد کے بعد جناب سید احمد صاحب کے اور ان کا انتقال ضلع .... میں اور حالات' چنانچہ (؟) مشہور ہیں' ان سے دو پسر باقی رہے یکے عبداللہ دیگرے عبدالحکیم' میاں عبداللہ غرق اثنائے راہ کعبہ شریف سمندر میں ہوگئے' اور میاں عبدالحکیم دبائے ہیضہ کعبہ شریف میں فوت ہوئے۔

اور مسماۃ شاکرہ کی شادی سید باقر علی سے ہوئی تھی کردہ خاندان مذکور سے ہیں' ان کے چار پسر ایک ابوالقاسم ان کی شادی مسماۃ امت القادر بنت مولوی مخصوص اللہ سے ہوئی تھی آخر کار وہ فوت ہوگئیں' دوسرے جعفر تیسرے علی تقی' چوتھے علی نقی' چنانچہ یہ سب سونی پت میں موجود ہیں' اور ایک دختر مسماۃ سکینہ لاولد رہیں' بمقام سکندرہ فوت ہوئیں۔

اور مولانا شاہ عبدالعزیز کی شادی ہوئی مسماۃ حبیبہ بنت شاہ نوراللہ ساکن بڈھانہ سے

ان کی [illegible] کے روبرو مرگئیں مگر دو نواسے وقت رحلت کے ایک شاہ محمد اسحٰق دوسرے مولانا یعقوب شاہ صاحب موجود ہیں۔

اور کل حال اولاد شاہ صاحب کا یہ ہے کہ بطن بی بی حبیبہ سے، دو پسر ایک مسمی قطب الدین بعمر دوازدہ سالگی فوت ہوئے، دوسرے کا نام معلوم نہیں کہ سن صغیر میں بعمر دوازدہ سالگی فوت ہوئے اور ایک دختر مریم کہ وہ جوان ہوئیں اور ان کی شادی مولوی عبد الغنی سے ہوئی اور دوسری دختر حضرت کی مسماۃ رحمت، ان کی شادی ہوئی مولوی محمد عیسیٰ بن شاہ رفیع الدین صاحب سے، لاولد گئیں، دختر اوسط یعنی مسماۃ رحمت دو سال پیشتر زین الدین سے فوت ہو گئیں۔

مسماۃ عائشہ دختر کلاں، حضرت کے روبرو مرگئیں، بحالت جوانی ان کی شادی محمد افضل سے (ہوئی) کہ وہ خاندان اپنے سے تھے کہ بعد پانچ پشت میں جا کر شاہ ولی اللہ صاحب سے مل جاتے ہیں یعنی مسمی منصور بن احمد، شاہ ولی اللہ پر، چنانچہ یہ جد اعلیٰ ساکن رہتک ہیں۔ اور مسماۃ عائشہ سے دو پسر ایک مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب، دوسرے مولانا شاہ یعقوب صاحب، اور ایک دختر مسماۃ مبارک پیدا ہوئیں، اور مسماۃ مبارک کی شادی ہوئی مولانا عبد الحئی صاحب سے بعد فوت ہو جانے مریم کے، اور بعد دو سال کے روبرو شوہر و نانا خود لاولد مرگئیں۔

اور مولانا محمد یعقوب صاحب نے چند نکاح کیے از خارج برادری، چنانچہ ان میں سے ایک عورت مسماۃ ظہوراً بنت کلّو خاکروب، مگر بعد مسلمان ہونے کلّو کے نام عبد اللہ ہوا، اور مکہ معظمہ میں فوت ہوا اور بطن مسماۃ ظہوراً سے ایک لڑکی مسماۃ فاطمہ باقی رہیں اور مسماۃ ظہوراً کا (بھی) مکہ معظمہ میں انتقال ہوا اور مسماۃ فاطمہ کا نکاح مرزا امیر بیگ بن مرزا مراد سے ہوا، ان سے اولاد یک پسر مسمی خلیل الرحمٰن، اور ان کی شادی ہوئی نظیر بیگ کی دختر سے، وہ خلیل الرحمٰن کا چچا ہوتا ہے اور خلیل الرحمٰن کا پسر ہوا حبیب الرحمٰن اور شوہر فاطمہ یعنی مرزا امیر بیگ (کا) [illegible] قدیم قصبہ سردھنہ میں ہے۔

اور حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب کے چند اولادیں ہوئیں، پسر اور دختر اکثر انھیں کے

بعد فوت ہوگئیں الا سہ دختر بعد تک باقی رہیں، دختر کلاں خدیجہ کی شادی مولوی مسیح الدین نواسہ شاہ رفیع الدین صاحب سے ہوئی ان کے شوہر بھی فوت ہوگئے اور مسماۃ خدیجہ ان کی زوجہ ضعیفہ مکہ معظمہ میں موجود ہیں اور دختر اوسط مسماۃ امت الغفور، ان کی شادی حافظ محمد محتشم سے (ہوئی) اور ان کی اولاد ہوئی۔ ایک پسر مسمی عبد الرحمٰن اور وہ موجود بمکہ معظمہ اور مسماۃ مذکور مکہ معظمہ میں فوت ہوگئیں۔

اور دختر خورد مسماۃ امت الرحیم، ان کی شادی مولانا عبد القیوم بن مولانا عبد الحی صاحب سے ہوئی۔ ان کے دو پسر ایک مولوی محمد یوسف صاحب، دوسرے حافظ ابراہیم صاحب اور ایک دختر مسماۃ سائرہ اور چونکہ (زوجہ ہیں) مولانا عبد القیوم صاحب جاگیردار کی، ایک موضع تھوڑا پرگنہ جھتاری علاقہ بھوپال سرکار نواب سکندر جہاں بیگم سے عطا ہوا تھا اور بود و باش حصہ خاندان باقی وہاں مقرر ہوئی، چنانچہ مسماۃ امت الرحیم والدہ محمد ابراہیم نے بمقام بھوپال انتقال کیا، غفرہا (۱۲۸۶ھ) ماہ رمضان المبارک تاریخ ۱۴ روز دوشنبہ وقت سات بجے، اور نام امت الرحیم کی والدہ کا لاڈلی بیگم بنت میاں مدد علی، کہ اولاد شاہ عبد العزیز شکر بار سے تھے۔

اور مولوی اسحاق صاحب کے دو پسر پیدا ہوئے، ایک سلیمان بعمر ہشت سالگی فوت ہوا۔ دوسرا یوسف بعمر چار پانچ برس، یعنی سن صغیر میں مر گیا۔ فقط۔

اور حضرت شاہ صاحب کے نکاح میں یک مسماۃ سعیدہ حرم تھی، اس کی قوم برہمن، اس کے باپ سے خرید کر مسلمان کیا تھا۔ اس سے ایک دختر پیدا ہوئی تھی مسماۃ سکینہ سن صغیر میں فوت ہوگئی، اس کا شیر اس کی والدہ سے صالح بن کریم اللہ نے پیا تھا اور یہ کریم اللہ زر خرید شاہ صاحب کا تھا اس کو اور اس کی اولاد کو آزاد کر دیا تھا اور بہت آسودگی حاصل تھی او حرم حضرت شاہ صاحب کی یعنی مسماۃ سعیدہ، بشہر اندور واپسی سفر حج سے فوت ہوگئیں، چنا قبران کی چھاؤنی نواب غفور خاں میں موجود ہے۔

(باقی آئندہ)